عزت مآب شری رنگ ناتھ مشرا

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

31 جولائی 2003

[وی۔این۔کھرے، سی۔جے۔، کے۔جی۔بالاکرشنان اور ایس۔بی۔سنہا، جسٹسز]

آئین ہند 1950:

آرٹیکل 32 اور 51-اے-بنیادی فرائض میں اضافہ اور ان پر عمل درآمد-ایک خط جس میں عدالت عظمی سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ شہریوں کو بنیادی فرائض میں تعلیم دینے کے لیے ریاست کو ہدایات جاری کرے- جسے عرضی درخواست کے طور پر سمجھا جاتا ہے-شہریوں کے بنیادی فرائض کو عملی جامہ پہنانے سے متعلق جے ایس ورما کمیٹی کی سفارشات کو قبول کرتے ہوئے آئین کے کام کاج کا جائزہ لینے کے لیے قومی کمیشن کی سفارشات-منعقد کی گئیں، چونکہ حکومت بھارت کمیشن/کمیٹی کی سفارشات کا نوٹس لے گی، اس لیے وہ بھی اپنی صحیح سنجیدگی سے اس پر غور کرے گی اور ان کے نفاذ کے لیے جلد از جلد مناسب اقدامات کرے گی۔

دیوانی بنیادی کا دائرہ اختیار: 1998 کی عرضی درخواست (سی) نمبر 239۔

آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت

کے پرساران، (اے سی)، جی اماپتی، (اے سی) پرتیک جالان، محترمہ انیل کٹیار، پی پرمیشورن، راجیو مہتا، محترمہ موہن لال، محترمہ کریتی رینو مشرا (این جے)، رنجن مکھرجی، تاراچندر شرما، راجیو شرما، محترمہ نیلم ایف شرما، رنجی تھامس، محترمہ بھارتی اپادھیائے، وی این راگھوپتی، سشیل کمار جین، (این پی)، کے ایچ نوبن سنگھ، ایس واسیم

اے قادری، ایس کے دویدی، دیپک کمار سنگھ، اجے کے اگروال (این پی)، محترمہ چتر مار کنڈ آیا (این پی)، اشوک ماتھر (این پی)، جے ایس اٹری، ادی۔ ریاست ہماچل پردیش کے ایڈوکیٹ جنرل نریش کے شرما (این پی)، کے آر ساسپر بو، جی پرکاش (این پی)، سنجے آر ہیگڑے، ستیہ مترا، انیل کے مشرا، ستیش کے اگنیہو تری، کے رام کمار (این پی)، محترمہ کرشنا شرما، محترمہ آشا جی نائر، وی کے سدھاران، محترمہ اے سبھاشینی، وی جی پرگسم، کمار راجیش سنگھ، بی بی سنگھ، محترمہ ہیمنتیکا وہی، محترمہ مونیکا باپنا، انیل شریواستو، ایس وی دیشپانڈے، ایس ایس شندے، مکیش کے جی حاضر فریقین کے لیے سری، پروین کمار رائے، مہابیر سنگھ (این پی)، سنجے کے شندیلیہ، محترمہ وی ڈی کھنہ، اینی سہراور ڈی، پی این راملنگم، وی بالا جی، اے ماریار پوتھم محترمہ ارونا ماتھر، ایس ایس گلتی اور آر ایس سوری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہاں درخواست گزار کی طرف سے چیف جسٹس آف انڈیا کو لکھا گیا ایک خط جس میں اس عدالت سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ ریاست کو اپنے شہریوں کو بنیادی فرائض کے معاملے میں تعلیم دینے کے لیے ضروری ہدایات جاری کرے تاکہ حقوق اور فرائض کے درمیان صحیح توازن پیدا ہو سکے، اسے ایک عرضی درخواست کے طور پر مانا گیا۔ اس عدالت نے سینئر عدالتی معاون پر ساران کو امیکس کیوری مقرر کیا۔

چونکہ عرضی میں بیجوئی ایمانوئل بنام ریاست کیرالہ، [1986] 3 ایس سی سی 615 میں سی اس عدالت کے فیصلے کی درستگی کے بارے میں سوال اٹھایا گیا تھا، جس میں نظر ثانی کی ضرورت تھی، اس معاملے کو 9 اپریل، 200 ایل کے بحکم ذریعے آئینی بنچ کے سامنے درج کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ تاہم، ایک آئینی بنچ نے 21 نومبر 2001 کے بحکم ذریعے 19 فروری 2001 اور 9 اپریل 2001 کے حکم کو واپس لے لیا اور معاملے کو تین ججوں کی بنچ کے سامنے رکھنے کی ہدایت کی۔ اس کے مطابق معاملہ اس بنچ کے سامنے رکھا گیا ہے۔

جب یہ معاملہ سماعت کے لیے اٹھایا گیا تو فاضل امیکس کیوری نے آئین کے کام کاج کا جائزہ لینے کے لیے قومی کمیشن کی رپورٹ ہمارے نوٹس میں لائی جس میں شہریوں کے بنیادی فرائض کو عملی جامہ پہنانے سے عدالتی معاون جے ایس ورما کمیٹی' کے نام سے مشہور کمیٹی کی طرف سے بنائی گئی رپورٹ کو قبول کر لیا گیا ہے اور ان کے جلد نفاذ کے لیے ایک مضبوط تجویز پیش کی گئی ہے۔ کمیشن، دیگر باتوں کے ساتھ، سفارش کرتا ہے:

3"۔40.2۔تعلیم صرف اسکولوں اور کالجوں میں گزارے گئے وقت تک محدود نہیں ہے۔تعلیم پیدائش سے ہی لاشعوری طور پر شروع ہوتی ہے اور موت تک جاری رہتی ہے۔ جو کوئی بھی یہ کہتا ہے کہ اس کے پاس سیکھنے کے لیے مزید کچھ نہیں ہے وہ پہلے ہی دماغی طور زائد مردہ ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ گھر میں بچے پر کھیلنے والے اثرات بہت اہمیت کے حامل ہیں۔والدین کو یہ سمجھنا چاہیے کہ تعلیم گھر سے شروع ہوتی ہے، وہ جو مثالیں قائم کرتے ہیں، روشن خیالی اور رواداری کا ماحول جو اچھے شہری پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے، اسے رسمی تعلیم سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔اس لیے ایسی اسکیمیں بنائی جانی چاہئیں جن میں والدین کو سماجی سرگرمیوں میں شامل کیا جائے جن کا مقصد ملک کی صدیوں پرانی روایات، ہر عقیدے کے مظلوموں کا خیر مقدم، تمام مذاہب کے لیے رواداری اور احترام کی خوبیاں اور اس سرزمین سے تعلق رکھنے اور بھارتیہ سمجھے جانے پر ایک خاص فخر ہو۔ ہماری جمہوریت میں سب سے اونچا عہدہ شہری کا عہدہ ہے؛ یہ صرف ایک تضحیک نہیں ہے، اسے حقیقت میں بدلنا چاہیے۔فرق خیالی نہیں ہے۔اس ملک نے ذہن کے اس رویے کو بہت زیادہ کشش دی ہے جو اس سوال پر عمل کرتا ہے- میرے لیے اس میں کیا ہے؟

تعلیم اور اپنے ساتھی لوگوں میں بے لوثی اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرنے کے عمل سے یہ سوال پیدا ہونا چاہیے کہ میرا فرض کہاں ہے؟ یہ تبدیلی ہماری قوم کو مضبوط، ناقابل تسخیر اور دنیا کا احترام حاصل کرنے کے قابل بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

3۔40.3۔(i) کمیشن سفارش کرتا ہے کہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے لیے ضروری پہلا اور سب سے اہم قدم لوگوں کو حساس بنانا اور اس موضوع پر جسٹس ورما کمیٹی کی سفارش کے مطابق شہریوں میں بنیادی فرائض کی شقیں بارے میں عام بیداری پیدا کرنا ہے۔ان طریقوں اور ذرائع پر غور کیا جانا چاہیے جن کے بذریعے بنیادی فرائض کو مقبول بنایا جا سکتا ہے اور مؤثر بنایا جا سکتا ہے؛ (ii) مذہبی آزادی اور اقلیتوں اور ساتھی شہریوں کے حق کا احترام؛ (iv) تعلیم کے پورے عمل میں اصلاحات ایک فوری لیکن بے پناہ ضرورت ہے، جیسا کہ اسے سرکاری یا سیاسی کنٹرول سے آزاد کرنے کی ضرورت ہے؛ یہ صرف تعلیم کے بذریعے ہی ہے جو شہریوں کی حیثیت سے ہمارے بنیادی فرائض پر عمل کرنے کا اختیار رکھتی ہے؛ اور (iv) انتخابات میں ووٹ ڈالنے، حکمرانی کے جمہوری عمل میں فعال طور پر حصہ لینے اور ٹیکس ادا کرنے کا فرض آرٹیکل 51A میں شامل کیا جانا چاہیے۔۔۔۔۔"

جسٹس ورما کمیٹی نے اپنی سفارشات میں "آپریشنلائزیشن اوور ویو" کے عنوان کے تحت "نمایاں

سفارشات" کے عنوان سے باب میں درج ذیل مشاہدہ کیا ہے:

"فرائض کا مشاہدہ افراد کے ذریعہ سماجی نظام اور اس ماحول کے حکم کے نتیجے میں کیا جاتا ہے جس میں کوئی رہتا ہے، رول ماڈل کے زیر اثر، یا قانون کی تعزیری توضیع وجہ سے۔ شہریوں کی طرف سے ذمہ داریوں کی اطاعت کے لیے جہاں بھی ضروری ہو مناسب قانون سازی کرنا ضروری ہو سکتا ہے۔ اگر موجودہ قوانین مطلوبہ نظم و ضبط کو نافذ کرنے کے لیے ناکافی ہیں تو قانون سازی کے خلا کو پر کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر قانون سازی اور عدالتی ہدایات دستیاب ہیں اور پھر بھی شہریوں کی طرف سے بنیادی فرائض کی خلاف ورزیاں ہوتی ہیں، تو اس کے لیے انہیں عملی بنانے کے لیے دیگر حکمت عملیوں کی ضرورت ہو گی۔

مطلوبہ نفاذ کو نہ صرف قانونی پابندیاں فراہم کر کے بلکہ اسے سماجی پابندیوں کے ساتھ جوڑ کر اور مثالی رول ماڈل کے بذریعے کام کی کارکردگی کو آسان بنا کر بہتر طریقے سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ قانونی منظوری میں زبردستی کا عنصر جب سماجی منظوری کو راغب کرنے کے لیے اصولوں کی اطاعت کی فطری خواہش کے ساتھ مل جائے تو شہریوں کو اس مشق میں حصہ لینے کے لیے تیار کرے گا۔ اس لیے اصل کام ایسے طریقے وضع کرنا ہے جو ان پہلوؤں کا مجموعہ ہوں تاکہ خاص طور پر عام شہریوں اور نوجوانوں کے ذریعے پروگرام کی تیار قبولیت کو یقینی بنایا جا سکے۔

کمیٹی کا پختہ خیال ہے کہ نصاب میں تعلیم کے تمام مراحل میں فرد کے وقار کی اہمیت اور فرد کی شخصیت کی مجموعی ترقی کے مقصد پر زور دیا جانا چاہیے۔ اس کے لیے شہریت کی اقدار کے شعور کی ضرورت ہوتی ہے جو حقوق اور فرائض کا مجموعہ ہیں، اور مل کر سماجی ذمہ داریوں کو جنم دیتے ہیں۔ اس تصور کو ہمارے تعلیمی نصاب میں اور اسکولوں اور کالجوں میں ہم نصابی سرگرمیوں میں ایک آئینی قدر کے طور پر عملی جامہ پہنانے کے لیے طریقے وضع کیے جانے چاہئیں۔

شہریوں میں ان کے بنیادی فرائض کے بارے میں بیداری اور شعور پیدا کرنے کے لیے اپنائے جانے والے طریقے اور طریقوں کے حوالے سے مذکورہ رپورٹ میں مختلف سفارشات پیش کی گئی ہیں۔

اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حکومت بھارت مذکورہ کمیشن/کمیٹی کی سفارشات کا نوٹس لے گی، ہم شری کے پرساران سے اتفاق کرتے ہیں کہ مرکزی حکومت اس پر صحیح سنجیدگی سے غور کر سکتی ہے اور ہم اسی کے مطابق

اسے ایسا کرنے کی ہدایت کرتے ہیں اور ساتھ ہی ان کے نفاذ کے لیے جلد از جلد مناسب اقدامات کرنے کی بھی ہدایت کرتے ہیں۔

جیسا کہ فی الحال مشورہ دیا گیا ہے، ہمیں اس رٹ پٹیشن میں اٹھائے گئے دیگر سوالات میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔اس لیے اس عرضی درخواست کو مذکورہ بالا شرائط میں نمٹا دیا جاتا ہے۔

ہم اس معاملے میں عدالتی معاون شری کے پرساران، فاضل ایڈوکیٹ اور شری جی امپا تھے، ایڈوکیٹ کی طرف سے فراہم کردہ قیمتی خدمات کے لیے اپنی تعریف درج کرتے ہیں۔

آر۔پی۔

درخواست نمٹا دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this document